Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
تیلیفون: ۴۴۹
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ | سوموار ۱۱ ربیع الثانی ۱۴۰۲ھ، ۸ امان ۱۳۶۱ ہش، ۸ مارچ ۱۹۸۲ء | نمبر ۵۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ :- ۷ امان/مارچ - سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

" طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ "

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم ہمارے جان سے پیارے آقا ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور غلبۂ دین حق کیلئے آپ کے منصوبوں کو اپنی تائید و نصرت سے کامیاب فرمائے آمین ۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت پہلے سے بہتر ہے ۔

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے ۔ آمین ۔

■ محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر عرصہ تین چار ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں ۔ اب پہلے کی نسبت صحت کافی بہتر ہے ۔ مولانا صاحب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور جملہ احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ان کے لئے دعائیں کی ہیں ۔ احباب جماعت مولانا صاحب کے لئے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپ کو کامل صحت عطا فرمائے

آپکے کاروبار کی ترقی کے لئے الفضل میں اشتہار دینا ایک مفید ذریعہ ہے ۔

حضور ایدہ اللہ کی بابرکت تحریک کی اتباع میں

جماعت احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے کوارا سٹیٹ ہوٹل کیلئے قرآن مجید کا گرانقدر عطیہ

جماعت نے قرآن مجید کے نسخے بطور عطیہ مہیا کر کے قابلِ تقلید مثال قائم کی ہے (جنرل منیجر ہوٹل)

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کی تکمیل میں جماعت احمدیہ نائیجیریا ماضی میں یہاں کے اہم ہوٹلوں میں قرآن مجید رکھوا چکی ہے ۔ اس طرح سے اب بائبل کے ساتھ ان ہوٹلوں میں لوگوں کے لئے قرآن مجید بھی دستیاب ہے ۔ حال ہی میں ہمیں کوارا سٹیٹ کے ایک سرکاری ہوٹل میں قرآن مجید رکھوانے کی سعادت نصیب ہوئی ۔ اس موقعہ پر ایک مختصر تقریب ۱۶ جنوری بروز ہفتہ جنرل منیجر کوارا ہوٹل کے دفتر میں منعقد ہوئی جس میں ہوٹل کی انتظامیہ کے افراد کے علاوہ جماعت کے متعدد احباب شریک ہوئے ۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مولوی ظفر احمد صاحب نے کی ۔ اس کے بعد خاکسار نے اس تقریب کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ اشاعت قرآن مجید جماعت احمدیہ کا بنیادی مقصد ہے اور اس وجہ سے جماعت احمدیہ کالجوں ۔ سکولوں ۔ لائبریریوں اور ہوٹلوں میں قرآن مجید جو کلام اللہ ہے اسے پیش کرتی رہتی ہے تاکہ ہر طبقہ کے لوگ اس سے استفادہ کر سکیں ۔ ہمارا پروگرام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ پیغام تمام دنیا تک پہنچ جائے ۔

آخر میں خاکسار نے ہوٹل کی انتظامیہ سے یہ بھی اپیل کی کہ وہ اس مقدس کتاب کے تقدس کا خیال رکھیں اور اسے اس کلام اللہ کی شان کے مطابق مناسب جگہ پر رکھنے کا انتظام کریں ۔ اس کے بعد خاکسار نے قرآن مجید کے ۶۰ نسخے پیش کئے ۔ تاکہ ہوٹل کے تمام رہائشی کمروں میں ان کو رکھا جائے ۔

ہوٹل کے جنرل منیجر الحاج ابراہیم یوسف صاحب نے قرآن مجید وصول کرنے کے بعد اپنی جوابی تقریر میں جماعت احمدیہ نائیجیریا کی طرف سے قرآن مجید کا گراں قدر عطیہ پیش کرنے پر دلی شکریہ پیش کیا اور بتایا کہ جب ان کو یہاں تبادلہ پر یہ معلوم ہوا کہ ہوٹل کے تمام کمروں میں بائبل موجود ہے تو انھوں نے یہاں کی متعدد مسلم تنظیموں ، مسلم زعماء اور خود الورین کے گرینڈ قاضی سے ہوٹل کے لئے قرآن مجید کے متعلق اپیل کی ۔ مگر کسی نے اس اہم کام کی طرف توجہ نہ کی ۔ مجھے اس کمی کا شدت سے احساس تھا اور اب جماعت نے قرآن مجید کا عطیہ دے کر ایک قابلِ تقلید مثال قائم کی ہے ۔ آخر میں انھوں نے یہ بھی اپیل کی ۔ کہ چونکہ ہوٹل کے ساتھ ایک مزید بڑا کمپلیکس اپنی تکمیل کے آخری مراحل طے کر رہا ہے اس لئے اس کے لئے ان کو مزید یکصد سے زائد نسخوں کی ضرورت ہوگی اور ان کی خواہش ہے کہ پہلے اس کے کہ وہاں بائبل رکھی جائے ۔ قرآن مجید موجود ہونا چاہئے ۔

خاکسار نے مکرم الحاج یوسف ابراہیم صاحب کو یقین دلایا کہ جونہی ان کی طرف سے ہوٹل کی

باقی صفحہ پر

جماعت احمدیہ نائیجیریا کے امیر و مشنری انچارج مکرم مولانا محمد اجمل صاحب شاہد جمہوریہ ٹوگو میں دوگن کے مقام پر وہاں کے چیف کو دیباچہ تفسیر القرآن کا فرانسیسی ترجمہ پیش کر رہے ہیں ۔

یومِ حضرتِ اقدس

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعتیں ۲۳ مارچ کو یوم حضرتِ اقدس کے سلسلہ میں اپنے اپنے ہاں اس دن کے شایان شان جلسے منعقد کرائیں اور اس کی رپورٹ نظارتِ ہذا کو بھجوائیں !

(ناظر اصلاح و ارشاد)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد ، پرنٹر: سید عبد الحی ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ، قیمت: ۵۵ پیسے ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۱ جمادی الاول ۱۴۰۲ھ

۸ امان ۱۳۶۱ ہش

خدا تعالیٰ اپنی سُنّت کبھی نہیں بدلتا

مامورین الٰہی کے جو واقعات قرآن مجید میں بیان ہوئے ہیں ان سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ جو مامور بھی مبعوث ہوتا تھا وہ ابتداء میں اکیلا اور یکہ و تنہا ہوتا تھا۔ جب جب وہ لوگوں کو حق کی طرف بلاتا اور انہیں بداعمالیوں سے باز آکر نیک اعمال بجالانے کی تلقین کرتا تھا تو معدودے چند سعید الفطرت انسانوں کو چھوڑ کر پوری کی پوری قوم اس کے خلاف اٹھ کھڑی ہوتی تھی۔ ایک اکیلے شخص کو بیک وقت پوری قوم اور اس کی متحدہ قوت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ یہ امر واقعی از حد باعث تعجب ہے کہ یکسر تہی دست اکیلے شخص میں یہ حوصلہ، یہ ہمت اور یہ قوت کیسے پیدا ہو جاتی تھی کہ وہ پوری قوم کی مخالفت برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتا تھا اور کہتا تھا کہ میں غالب آؤں گا اور قوم کو بالآخر میرے پیچھے چلنا پڑے گا۔

اس دعوے کی حیثیت ابتداء میں ایسی ہی ہوتی کہ کوئی تنکا ایک چڑھے ہوئے تیز رو دریا کے منہ زور بہاؤ کے ساتھ بہنے سے نہ صرف انکار کرے بلکہ یہ کہے کہ میں دریا کا رخ موڑ کر رکھ دوں گا اور دریا میرے اشارے پر چلے گا۔ عجیب تر امر یہ ہے کہ ہر مامور من اللہ تہی دست اور یکہ و تنہا ہونے کے باوجود جو کہتا تھا اسے عملاً پورا بھی کر دکھاتا تھا۔ ہر چند کہ اسے انتہائی شدید مخالفت کا سامنا ہوتا، انسانیت سوز مظالم کا تختۂ مشق بننا پڑتا اور بارہا ایسے حالات پیدا ہوتے کہ اسے اپنی ہستی کالعدم ہوتی نظر آتی۔ لیکن وہ چٹان کی طرح کمال مضبوطی سے اپنی جگہ قائم رہتا، اس کے پایۂ ثبات میں ذرا بھی لغزش نہ آتی۔ رفتہ رفتہ حالات پلٹا کھاتے اور بالآخر کامیاب وہی ہوتا اور پوری قوم کو اس کی اتباع اختیار کرنا پڑتی۔ جتنے بھی مامور دنیا میں آئے ان کے ساتھ یہی کچھ ہوا اور انتہائی نامساعد حالات میں ہی آخر کار وہ کامیاب ہوئے۔

سوال پیدا ہوتا ہے کہ مامورین الٰہی میں تن تنہا ہونے کے باوجود پہاڑوں سے ٹکر لینے اور منہ زور دریاؤں کا رخ پھیرنے کا حوصلہ اور ہمت کہاں سے آجاتی تھی؟ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس کا جواب دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ مامورین الٰہی کو اللہ تعالیٰ ایک خاص صفت سے ضرور متصف کرتا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ بجز خدا کے اور کسی سے نہیں ڈرتے۔ کتنا ہی عظیم اور مہیب خطرہ کیوں نہ سر اٹھائے وہ ہرگز ہراساں نہیں ہوتے اور خوف کو اپنے قریب نہیں آنے دیتے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ جب خدائے قادر مطلق ہمارے ساتھ ہے تو پھر ہمیں کسی سے ڈرنے کی ضرورت نہیں وہ خود خطرات کو دور کر دکھائے گا اور ہمیں ہمارے مقصد میں کامیاب کریگا چنانچہ اللہ تعالیٰ مامورین الٰہی میں پائی جانے والی اس خاص صفت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ ؕ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ ؕ وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرَا ۙ الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَ يَخْشَوْنَهٗ وَ لَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا ؕ

(الاحزاب آیات ۳۹، ۴۰)

ترجمہ:۔ نبی پر اس معاملہ میں جو اللہ نے اس پر فرض کیا ہے کوئی الزام نہیں۔ یہی طریق اللہ نے پہلے لوگوں میں جاری کیا تھا اور خدا کا حکم تو ایک فیصلہ شدہ چیز ہے (کوئی اسے ٹلا نہیں سکتا)۔ (یہی سنت پہلے گزرے ہوئے پیغمبروں میں جاری تھی) جو اللہ کے پیغام لوگوں کو پہنچا دیتے تھے اور اس سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔

اس آیت سے ظاہر ہے کہ خدا کے سوا کسی اور سے نہ ڈرنا مامورین الٰہی کی ایک بنیادی صفت ہے اور انتہائی طاقتور مخالفوں کے بالمقابل ان کی کامیابی کا راز اسی میں مضمر ہوتا ہے۔ یوں تو ہر مامور میں یہ صفت ضرور پائی جاتی ہے۔ تاہم اس صفت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بدرجۂ اتم متصف تھے۔ یہ اس صفت کا ہی کرشمہ تھا کہ جب مکہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کرتے وقت آپؐ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معیت میں غارِ ثور میں پناہ گزین ہوئے اور کفارِ مکہ کے بھیجے ہوئے آدمی آپؐ کا تعاقب کرتے ہوئے عین غارِ ثور کے منہ تک پہنچ گئے۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ وہ چند سیکنڈ میں غار کے اندر داخل ہو کر آپؐ کو اپنی حراست میں لے لیں گے۔ تو آپؐ ذرا بھی تو نہیں گھبرائے بلکہ حضرت ابوبکرؓ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ (التوبہ ۴۰)

ترجمہ:۔ کسی گزشتہ بھول چوک پر غم نہ کرو۔ اللہ یقیناً ہمارے ساتھ ہے۔

آپؐ دشمنوں کی بے انداز طاقت اور جمعیت سے کیسے ڈر سکتے تھے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ مسلسل آپؐ پر سکینت نازل کر رہا تھا اور اس نے آپؐ کی حفاظت کے لئے فرشتے مقرر کر رکھے تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَ اَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ وَ اللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝

(التوبہ آیت ۴۰)

ترجمہ:۔ پس اللہ نے اس پر اپنی سکینت نازل کی اور اس کی ایسے لشکروں سے مدد کی جن کو تم نہیں دیکھتے تھے اور ان لوگوں کی بات کو نیچا کر دیا جنہوں نے کفر کیا تھا اور اللہ ہی کی بات اونچی ہو کر رہتی ہے اور اللہ بڑا غالب اور حکمت والا ہے۔

خوف آپؐ کے قریب کیسے آسکتا تھا جبکہ خدا تعالیٰ انتہائی شدید خطرات میں بھی آپؐ کو یہ بشارت دے رہا تھا کہ وہ آپؐ کو لوگوں کے پیدا کردہ ہر خطرہ سے محفوظ رکھے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

(المائدہ آیت ۶۸)

ترجمہ:۔ اے رسول! وہ پیغام جو تیرے رب کی طرف سے تجھ پر نازل ہوا ہے (بلا خوف) لوگوں تک پہنچاتا رہ۔ اگر تو ایسا نہ کرے (تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ) تو نے اس کا پیغام (بالکل) نہیں پہنچایا۔ اور اللہ تجھے لوگوں (کے حملوں) سے محفوظ رکھے گا۔ اللہ کافروں کو ہرگز (ان کے ارادوں میں) کامیاب نہیں ہونے دے گا۔

حفاظت کے اس وعدہ کے ہوتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کفار مکہ کی زبردست جمعیت اور متحدہ قوت نیز ان کے انتہائی خطرناک مخالفانہ منصوبوں سے کیسے خائف ہو سکتے تھے آپؐ کو تو

وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ

کے تحت ایک ہی ڈر لاحق رہتا تھا کہ کہیں حق تبلیغ ادا کرنے میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ آپؐ بلا خوف و خطر خدائی حکم کی تعمیل کرتے چلے گئے اور اس امر کی کوئی پرواہ نہ کی کہ کفارِ مکہ آپؐ کے اور آپؐ پر ایمان لانے والے مٹھی بھر کمزور و بے بضاعت انسانوں کے ساتھ کیا سلوک کریں گے۔ سچے وعدوں والا خدائے قادر و عزیز اور قدیر و مقتدر اپنے وعدہ کے بموجب آپؐ کی اور آپؐ کے صحابہؓ کی معجزانہ طور پر حفاظت فرماتا چلا گیا اور دنیا نے دیکھا کہ

وَ جَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ كَفَرُوا السُّفْلٰى ؕ وَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا ؕ

کا وعدہ اس شان سے پورا ہوا کہ حق بہر طور غالب آکر رہا۔ ہر مامور من اللہ کے ساتھ یہی ہوا اور ہوتا چلا گیا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنی سنت کو کبھی نہیں بدلا کرتا نہ پہلے اس نے اپنی سنت تبدیل کی اور نہ آئندہ کبھی اپنی سنت کو تبدیل کرے گا۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں سب سے بڑا انقلاب

حضرت خاتم النبیین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے برپا ہوا

امریکہ، فرانس، روس اور چین کے انقلابات محض عارضی اور دنیوی تھے

مکرم الحاج مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ انگلستان و مغربی افریقہ:

جس طرح آج دنیا میں ہر طرف تہذیب و ترقی اور تمدن کے نام پر نمائش، ریاکاری، جبر و تحکم اور مکر و فریب کارفرما ہیں اور جس طرح آج یہ حقیقت ہے کہ امپیریل ازم نوآبادکاری اور سرمایہ داری اور مزدور اور مالک کے درمیان مساوات و برابری کے نام پر دنیا میں انسان کو تگنی کا ناچ نچایا جارہا ہے اسی طرح آج سے چودہ صدیاں پہلے جب قیصر و کسریٰ کا طوطی بولتا تھا اس وقت بھی تہذیب و ترقی اور تمدن کے نام پر نئے نئے بُت تراشے جاتے تھے قوموں کا پندار عروج پر تھا اور بے لگام ہو رہا تھا۔ زبردستوں کا من مانا نظام غریب کا خون چوس رہا تھا اور امیر عملاً اپنے آپ کو خدا بنائے بیٹھے تھے۔

اسلام کے ذریعہ پائیدار اور بے نظیر انقلاب

ایسے گمراہ اور گمراہ کن زمانے میں اس سرزمین کے عین وسطی ممالک میں ایک عظیم اور عالمگیر انقلاب رونما ہوا۔ اس بے نظیر انقلاب کے بانی مبانی حضرت خاتم النبیین سرور کائنات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ آپؐ نے اس انقلاب یا بالفاظ دیگر الٰہی پیغام کی تعمیل و تکمیل کیلئے ایک عالمی نظام قائم فرمایا جو انسانی فطرت اور سرشت کے بالکل قریب تھا جس میں انسانوں کو انسانیت کے صحیح اور قابل عمل اصولوں کو اپناتے اور دنیا میں تمام انسانوں کو ایک خاندان کی طرح مہر و محبت اور صلح و آشتی سے رہنے کا انداز سکھایا گیا جس میں نہ صرف انسانوں بلکہ حیوانوں اور دیگر ہر قسم کی مخلوقات پر رحم کرنا فرض قرار دیا گیا جس میں اونچ نیچ کی تمیز بالکل مٹادی گئی جس میں رنگ و نسل کو وجہ فضیلت قرار دینے کی۔ بجائے صرف تقویٰ و طہارت اور نیکی کو بڑائی اور بزرگی کا معیار قرار دیا گیا تھا۔ اور یہ انقلاب فقط ایک عارضی نعرہ نہیں تھا بلکہ ایک ضابطۂ حیات تھا جس پر بعد میں من و عن عمل کیا گیا اور جس پر چل کر دنیا کی کئی قوموں نے اپنی زندگی کی جنت اسی دنیا میں خود بنالی۔ ہاں یہی وہ ضابطۂ حیات تھا جس نے قیصر و کسریٰ جیسی جابر و ظالم اور طاقتور سلطنتوں کے پرخچے اُڑا کر انکی قوموں کی اکڑی ہوئی گردنیں جھکادیں اور ایسا نظام انہیں دیا جہاں وہ نہ صرف خوش و خرم اور امن و آشتی سے رہنے لگے بلکہ وہ یعنی قیصر و کسریٰ کی قومیں اسلام کے ذریعہ دنیا کی دوسری پسماندہ قوموں کی رہنما اور نجات دہندہ بن گئیں۔ لات و ہبل کے باطل وجود مٹا دیئے گئے اور اس معمورۂ ارض پر ایک ایسے معاشرہ نے جنم لیا جس کی فطرت سادہ جس کا مزاج سچا اور مخلصانہ اور جس کا کردار استوار تھا۔

دنیوی انقلابوں کی ناپائیداری

امریکہ کی جنگ آزادی، انقلاب فرانس یا انقلاب روس وغیرہ تو بہت بعد کی باتیں ہیں ان ملکوں کے باشندوں نے سیاسی اور معاشرتی طور پر ابھی گھٹنوں کے بل چلنا بھی نہیں سیکھا تھا جبکہ نبیوں اور رسولوں کے سرتاج اور بنی نوع انسان کے سرور و سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسلام کے ذریعہ دنیا کے معاشروں، ازموں اور منصوبوں کو توانائی اور رہنمائی بخشی۔ انقلاب فرانس کی بہت بڑی دین زیادہ سے زیادہ یہی سمجھی جاتی ہے کہ اس نے فرانس کے باشندوں اور اس کی قوم کو مساوات اور حریت کا درس دیا۔ اسی طرح امریکہ کی جنگ آزادی کا سبق بھی یہی بتایا جاتا ہے اس نے غلاموں کو آزاد کرایا اور آزاد رہنا سکھایا انقلاب روس نے بھی زیادہ سے زیادہ یہی کیا کہ پرولتاری ڈکٹیٹر شپ یا مزدوروں کی ڈکٹیٹر شپ قائم کردی اور امیر و غریب کے درمیان بعد کو دور کرنے کی کوشش کی مگر سعیٔ لاحاصل ثابت ہوئی۔

اسلام استعمار اور نوآبادیاتی نظام کا حامی نہیں

لیکن حضرت سرور کائنات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم نے اخوت و مساوات اور آزادی و حریت کا جو درس عمل دیا اس نے ہرگز استعمار اور نوآبادیاتی نظام یا امپیریل ازم وغیرہ کو جنم نہیں دیا نہ اس نے شہنشاہ نپولین جیسے توسیع پسند اور جنگجو لیڈر پیدا کئے جن کی عسکریت فرانس کے لئے بعد میں ایک لعنت بن کر رہ گئی اور اس قوم کو پھر وہ طریقے ترک کردینے پڑے اسی طرح اسلام کے انقلاب نے امریکہ کی آزادی اور اقتدار کے نام پر بحرالکاہل کا کوئی لاینحل مسئلہ پیدا نہیں کیا اور چین کے کھلے دروازہ کی پالیسی کی آڑ میں دام نہیں بچھایا۔ اسی طرح اسلام کے انقلاب نے روس کے مزدوروں کی ڈکٹیٹر شپ کے نام پر اور سیاسی انقلاب کی آڑ میں اپنے عالمی اقتدار اور جبر و تشدد کے لئے زمین ہموار نہیں کی

بلکہ اسلام کے انقلاب عظیم نے جمہور کو عزت نفس اور مساوات و اخوت کے زیور سے آراستہ کیا۔ اسلام کی سلطانی اور بادشاہی بھی سلطانیٔ جمہور اور بادشاہیٔ عوام تھی۔ اس نے مطلق ملوکیت کے خلاف کربلا کے میدان میں ایسا معرکہ سر کیا اور اتنا بڑا احتجاج کیا کہ جس کی کوئی نظیر تاریخ عالم سے پیش نہیں کی جاسکتی۔ اسلام کے انقلاب نے محمود و ایاز کو ایک صف میں لا کھڑا کیا۔ اسلام کی خلافت میں جب شخصی حکومت بھی پیدا ہوئی تو خلیفہ ہارون الرشید جیسے حامیٔ عوام نے پیشوائی کی جو حضرت خلیفہ عمرؓ کی طرح راتوں کو بھیس بدل بدل کر غریبوں کی حالت دیکھا کرتے تھے پس آج دنیا میں عالمگیر اخوت و محبت اور مساوات کا انقلاب برپا کرنے اور دنیا کو صلح و آشتی کا گہوارہ بنانے کیلئے ضروری ہے کہ دنیا کی قومیں نبیوں کے سردار رحمت لقب محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کا کلمہ پڑھیں اور انہیں کے نقش قدم پر چلیں۔ اور امیر و غریب یکجان دو قالب ہو کر زندگی بسر کریں

اسلامی انقلاب کو خدا نے دوام بخشا

گو یہ صحیح ہے کہ انقلاب فرانس یا انقلاب روس و امریکہ کے نتیجہ میں بعض عظیم سیاسی اور قومی مفکر پیدا ہوئے اور یہ قومیں مجموعی طور پر سیاسی لحاظ سے جاگ اٹھیں اور ان میں زندگی کی لہر دوڑ گئی لیکن اسلام کے پیدا کردہ انقلاب عظیم اور ان عارضی انقلابوں میں کوئی مناسبت ہی نہیں بلکہ بُعد المشرقین ہے حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا کردہ انقلاب کو اللہ تعالےٰ نے دوام بخشا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ضابطۂ انقلاب کو عمل اور ضمیر کی تابشیں بخشیں اور امتِ مسلمہ کو ایسی زندگی عطا کی جس کے بعد اس پر کبھی بھی کلی طور پر قومی موت وارد نہ ہوئی بلکہ ہر نئی صدی آنے پر نئے روحانی اور معاشرتی انقلاب آتے رہے اور آتے رہیں گے۔ پس حقیقی اور پائیدار انقلاب کی مثال دنیا کی تاریخ میں سوائے امتِ مسلمہ کے کہیں بھی نہیں مل سکتی

انقلاب یہ نہیں ہوتا کہ آج حریت، مساوات اور اخوت کا پرچار اور دَور دَورہ ہے تو کل پھر اسی قوم میں بدترین قسم کی شہنشاہی قائم ہو رہی ہے قوموں کو غلام بنایا جارہا ہے قبائل اور علاقوں کو شہری حقوق سے محروم کیا جارہا ہے۔

باغی قبیلے سے حسن سلوک اور آزادی

انقلاب اسلام یہ تھا کہ فتح مکہ کے دن عام معافی کا اعلان کیا گیا اور وہ بھی ان ظالم ترین دشمنوں کے متعلق جنہوں نے سالہا سال تک مسلمانوں پر بے پناہ اور ناقابل برداشت مظالم توڑے تھے۔ یہی نہیں بلکہ بڑے پیار و محبت سے اسلام کے معاشرہ کا دروازہ بلا استثناء ہر امیر و غریب، شاہ و گدا، کمزور و طاقتور، عرب اور غیر عرب پر کھول دیا گیا پرانی رنجشیں بھلا کر ہمیشہ کے لئے دفن کردی گئیں اور انقلاب کے بعد ہمیشہ کے لئے اب پورے عرب میں کسی انسان کو غلام بنانے کا سوال تک پیدا نہیں ہوتا منافقوں کو بھی معاف کردیا جاتا ہے۔ یہود و نصاریٰ سے بھی معاہدے اور باہمی تعاون کے اصولوں پر صلح کر کے انہیں اپنے ساتھ شامل کرلیا جاتا ہے نیز جس نے بھی معاہدہ اور تعاون و محبت کی شرط پر آزاد رہنا چاہا اسے اسلام لانے کے بعد بھی آزاد رکھا گیا مثلاً یمن کے قبیلہ عزیر سے جو کہ بار بار علم بغاوت بلند کرتا تھا اچھا سلوک کیا گیا اور اس قبیلہ کے ساتھ معاہدہ میں یہ شرط بھی شامل کی گئی کہ تم آزاد ہو اور تمہاری آزادی کی ضمانت مسلمان بہم پہنچائیں گے اور کسی دشمن کو تم پر حملہ نہیں کرنے دیں گے"

چند سالوں میں آنحضرتؐ کی بے نظیر کامیابی

حضرت سرور کائنات نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی گرامی قدر اور بے نظیر شخصیت پر نبوت سے انہیں الگ کر کے غور نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اگر کسی طرح ایسا کرنا روا ہوتا تو بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کردار اور سیرت طیبہ اس امر کی شاہد ناطق ہے کہ آپؐ نہایت ہی معاملہ فہم اور سب سے بڑے مدبر انسان تھے۔ درحقیقت آپ ایسے بڑے مفکر، ایسے عظیم پیشوا اور اتنے بڑے زیرک، امیر العسکر اور منتظم تھے کہ تاریخ عالم میں آپ کی مثال نہیں ملتی۔ باوجود ساری قوم کی شدید مخالفت کے جس قدر جلدی اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنے جملہ مقاصد میں کامیاب اور دشمنوں کو ناکام فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اشد ترین دشمن بھی حیرانی سے انگشت بدنداں ہو کر اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہیں

ہجرت فرار نہیں بلکہ الٰہی تدبیر تھی

معاملہ فہمی کا یہ حال تھا کہ جب مسلمانوں کی دفاعی پوزیشن کو مضبوط کرنے کی ضرورت پیش آئی تو اللہ تعالیٰ سے دعاؤں اور اس کے اذن کے بعد مکہ سے ہجرت کا فیصلہ فرمایا۔ یہ ہجرت بھی کوئی فرار یا اپنی جان بچانے کا ذریعہ سمجھ کر اختیار نہیں کی گئی تھی بلکہ یہ ایک زبردست تدبیر تھی جو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو سمجھائی۔ یعنی مسلمانوں کے لئے ایک وسیع میدان عمل تلاش کرنے اور اسلام کی نشوونما کے لئے زیادہ سازگار فضا پیدا کرنے کا ایک الٰہی منصوبہ تھا۔ حضورؐ مدینہ تشریف لائے تو انصار اور مہاجرین کو ایک رشتۂ اخوت میں پرو دیا ان میں باہمی افہام و تفہیم اور محبت اور ایثار کی روح پیدا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمائی بالفاظِ دیگر اسلامی معتقدات اور اسلامی تعلیم و نظریات کی بناء پر حضورؐ نے مدینہ تشریف لاکر ایک نیا خاندان، نئی برادری اور نیا معاشرہ قائم فرما دیا جس نے آگے چل کر عالمگیر شکل اختیار کرنی تھی۔ جتنے قلیل اور محدود عرصہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص توجہ اور دعاؤں سے ہمیشہ کیلئے ایک پاک و مطہر اسلامی معاشرہ قائم ہو کر دلوں میں راسخ ہو گیا وہ یقیناً آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بڑا معجزہ اور بے مثال کارنامہ ہے۔

پہلے نبیوں کی قومیں اکثر مٹ گئیں

تاریخ بتاتی ہے کہ حضورؐ سے قبل جو انبیاء دنیا میں آئے ان میں سے اکثر اپنی قوموں سے کٹ گئے بعض نے اپنی قوم کے انکار پر ان کے خلاف بد دعائیں کیں حتیٰ کہ وہ قومیں عذاب الٰہی کے نیچے آکر مٹ گئیں۔ جو نہ مٹیں وہ اپنے نبیوں کی وفات کے بعد جلد ہی گمراہ ہوتی گئیں۔ لیکن حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے اپنی قوم کو معاف کرنے کی دعا کی اور ہجرت کے ذریعہ مسلمانوں کی پریشانیاں دور فرمائیں اور انہیں نیا گھر اور نیا وطن عطا کر دیا اور اپنی زندگی میں ہی انہیں دین و دنیا کے معاملات میں ایسا ماہر اور ہوشیار بنا دیا کہ وہ پھر ایک نئے خاندان اور نئے معاشرے اور سچے مذہب کے ذریعہ ساری دنیا پر چھا گئے اور قوموں کے دل جیتتے چلے گئے۔

امت کی اکثریت ہمیشہ حق پر قائم رہی

مہاجرین و انصار کے حسب و نسب اکثر مختلف تھے۔ قریش کو اپنے حسب و نسب کا بہت غرور تھا تاہم اس کے باوجود مہاجرین و انصار کی ایک ایسی برادری بن گئی جو پھر کبھی ٹوٹ نہ سکی یہاں تک کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ثقیفہ بنی ساعدہ میں جب خلیفہ کے انتخاب پر بات بگڑ سکتی تھی ..... نہ بگڑی اور تمام امت ایک ہاتھ پر پھر جمع ہو گئی۔ کبھی کبھی یہ سوال بھی دلوں میں پیدا ہوا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ کے سلسلہ میں کفار کو قریش ہونے کی وجہ سے خاص رعائتیں عطا فرمائیں اور فتح مکہ کے اہم موقعہ پر مخالفینِ اسلام پر (نعوذ باللہ) ضرورت سے زیادہ نوازشیں اور نرمی فرمائی۔ لیکن کیسی معجزانہ قیادت تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کس قدر اثر و نفوذ اور عقیدت و محبت تھی قوم کو حضورؐ سے کہ ایسے کئی نازک موقعوں پر بھی حضورؐ نازک معاملات کو خدا کے فضل و کرم سے بآسانی سلجھا دیتے رہے اور ساری امت عاشقانہ طور پر آپؐ کے تابع اور آپکی گرویدہ رہی۔ یہاں تک کہ اسلام کو دنیا کے اکثر حصوں میں نمایاں فتوحات حاصل ہو گئیں اور آخر امت پر دنیا داری غالب آ گئی تاہم اپنے مقدس و مطہر اور عظیم ترین نبیؐ سے امت کی محبت اور عقیدت نہ صرف کم نہ ہوئی بلکہ بڑھتی ہی گئی اور بڑھتی جا رہی ہے۔ حضورؐ کی اعلیٰ ترین فراست و قیادت کا ہی نتیجہ تھا کہ امت کے بعض خلیفوں لیڈروں اور بادشاہوں کی بشری کمزوریوں کو بھی اپنے رسول کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مقاصدِ عالیہ کے تابع کر کے ترقیات کا پیش خیمہ بنا دیا۔ امت کو متحد اور ایک بنیان مرصوص کی طرح مضبوط و یکجان رکھنے کیلئے کمزوروں کو حضورؐ نے کبھی دلیل سے مطمئن کیا کبھی تالیفِ قلوب سے کام لیا کبھی ضروری سمجھ کر سختی بھی روا رکھی لیکن کسی صورت میں بھی امت میں اختلاف یا کمزوری یا رخنہ نہ پیدا ہونے دیا اور امت میں یکجہتی اب تک قائم ہے۔

وقفِ زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں
حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۸۰ء کے افتتاحی خطاب میں وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے بارہ میں احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

"جماعت کو ایثار پیشہ ذہین مبلغین کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جماعت کو ذہن دیا ہے اور ایثار بھی دیا ہے اخلاص بھی دیا ہے لیکن ایثار اور اخلاص کے بعض پہلو پوری طرح ابھی چمکے نہیں۔ پالش نہیں ہوئی انہیں۔ پالش کریں۔ ان کو بچے دیں جامعہ کے لیے۔ لیکن ذہین بچے۔ ایک وقت میں جس شخص کا بچہ بالکل خر دماغ ہوتا تھا اور میٹرک میں دو نمبر لیکر وہ پاس ہو جاتا تھا وہ خدا تعالیٰ پر احسان جتانے کے لیے اسے جامعہ میں داخل کر دیتا تھا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی چھوڑ کے چلے گئے۔ بڑی بدمزگیاں ہو گئیں۔ اب میں نے قانون بنایا ہے کہ اصل تو مجھے چاہیں فرسٹ ڈویژن لیکن سیکنڈ ڈویژن والوں کو ایک حد تک برداشت کر لیں گے۔ تھرڈ ڈویژن والوں کو نہیں لیں گے ....."

جو احباب جماعت حضور کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنے ذہین بچے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخل کروانا چاہتے ہیں ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ابھی سے اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر صاحب کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں تاکہ ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں اور پھر میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے بچے کے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ربوہ)

ذہنوں کو جلا دینے والے
افکارِ عالیہ

ادارہ الفضل سیدنا حضرت مصلح موعود کی کتب، تقاریر اور خطبات وغیرہ میں سے دلچسپ اور سبق آموز واقعات علیحدہ کر کے شائع کر رہا ہے۔ ان واقعات کے انتخاب کے لئے قارئین کرام سے شرکت کی استدعا ہے۔

((ادارہ))

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
حضرت عائشہؓ کی بات سنکر ہنس پڑے

ایک دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی بیویوں سے کسی بات سے ناراض ہو کر گھر سے باہر چلے گئے اور آپؐ نے باہر ہی رہائش اختیار کر لی۔ حضرت عمرؓ کی لڑکی چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بیاہی ہوئی تھیں اس لئے انہیں بھی یہ اطلاع پہنچ گئی۔ حضرت عمرؓ کا یہ طریق تھا کہ آپ مدینہ میں نہیں رہتے تھے بلکہ مدینہ کے پاس ایک گاؤں تھا آپ وہاں رہتے اور تجارت وغیرہ کرتے تھے۔ انہوں نے ایک انصاری سے بھائی چارہ ڈالا ہوا تھا اور آپس میں انہوں نے یہ طے کیا ہوا تھا کہ وہ انصاری مدینہ میں آجاتا اور مدینہ کی اہم خبریں اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی باتیں سنکر حضرت عمرؓ کو جا کر سنا دیتا۔ اور کبھی حضرت عمرؓ مدینہ آجاتے اور وہ انصاری پیچھے رہتا اور آپ اس کو باتیں بتا دیتے۔ غرض جو بھی آتا وہ تمام باتیں معلوم کر کے جاتا اور دوسرے کو بتاتا کہ آج رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو یہ الہام ہوا ہے۔ آج آپ نے مسلمانوں کو یہ وعظ فرمایا ہے۔ غرض اس طرح ان کی دینی تعلیم بھی مکمل ہو جاتی اور ان کی تجارت بھی چلتی رہتی۔ ایک دن وہ انصاری مدینہ آیا ہوا تھا اور حضرت عمرؓ پیچھے تھے کہ عشاء کے قریب اس انصاری نے واپس جا کر زور سے دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیا اور کہا کہ ابن خطاب ہے ابن خطاب ہے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے جب اس کی گھبرائی ہوئی آواز سنی اور اس نے زور سے میرا نام لے کر دروازہ کھٹکھٹایا تو میں نے سمجھا کہ مدینہ میں ضرور کوئی حادثہ ہو گیا ہے۔ ان دنوں یہ افواہ زوروں پر تھی کہ ایک عیسائی بادشاہ مدینہ پر حملہ کرنے والا ہے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے سمجھا اس بادشاہ نے حملہ کر دیا ہے۔ چنانچہ میں فوراً اپنا کپڑا سنبھالتا ہوا باہر نکلا اور میں نے اس سے پوچھا کیا ہوا؟ وہ کہنے لگا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو چھوڑ دیا ہے۔ حضرت عمرؓ کہتے ہیں کہ میں گھبرا کر مدینہ کی طرف چل دیا اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا اور آپؐ سے عرض کیا اور آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ اپنے گھر سے باہر آگئے۔ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے۔ آپؐ نے فرمایا نہیں میں نے کسی کو طلاق نہیں دی۔ میں نے کہا الحمد للہ۔ میں نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ کو میں ایک بات سناؤں۔ آپؐ نے فرمایا ہاں سناؤ۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ مکہ میں اپنے سامنے عورت کو بات نہیں کرنے دیتے تھے۔ لیکن جب سے میری بیوی مدینہ میں آئی ہے وہ بات بات میں مجھے مشورہ دینے لگ گئی ہے۔ ایک دفعہ میں نے اسے ڈانٹا کہ یہ کیا حرکت ہے کہ اگر پھر کبھی تو نے ایسی حرکت کی تو میں تجھے سیدھا کر دوں گا تو وہ مجھے کہنے لگی تو بڑا آدمی بنا پھرتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویاں آپؐ کو مشورہ دے لیتی ہیں۔ پھر کیا تو ان سے بھی بڑا ہے کہ مجھے بولنے نہیں دیتا اور ڈانٹتا ہے۔ میں نے کہا میں ایسا ہوتا ہے؟ وہ کہنے لگی ہاں واقعہ میں ایسا ہوتا ہے۔ میں نے کہا تب میری بیٹی کی خیر نہیں۔ یہ بات سنکر میں اپنی بیٹی کے پاس گیا اور اسے کہا کہ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کوئی بات نہیں کرنی۔ اگر تو نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوال و جواب کی تو وہ کسی دن تجھے طلاق دے دیں گے۔ حضرت عائشہؓ

(باقی صفحہ ۵ کالم ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں بیوی کے جھگڑوں کو سنجیدگی سے سلجھانے کی اہم ہدایت

سیدنا حضرت مصلح موعود کی خدمت میں بعض ایسے مقدمات بھی آتے رہتے تھے جن میں میاں بیوی کی طرف سے چھوٹی چھوٹی باتوں کو وجہ نزاع بنا لیا جاتا تھا اور طلاق اور خلع تک نوبت پہنچ جاتی تھی۔ حضرت مصلح موعود نے اس نہایت افسوسناک اور ناپسندیدہ طریق کی روک تھام کے لئے ۲۱ ماہ احسان ۱۳۲۵ ہش (۲۱ جون ۱۹۴۶ء) کو مفصل خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں احباب جماعت اور قاضیان سلسلہ دونوں کو بہت پُر حکمت ہدایات دیں اور انہیں زوجین کے جھگڑوں کو سنجیدگی سے سلجھانے کی تلقین کی چنانچہ فرمایا:

"چھوٹی چھوٹی باتوں کی وجہ سے تعلقات کو خراب کرنا عقلمندوں کا کام نہیں ہوتا۔ میرے نزدیک اگر بیوی میں کوئی غلطی ہے تو اس کی اخلاقی اصلاح ہونی چاہیئے لیکن اسے چھوڑ دینے پر آمادہ نہیں ہونا چاہیئے ہیڈ ماسٹر لڑکوں کو سبق دیتا ہے۔ کیا جو لڑکے سبق یاد نہیں کرتے انہیں سکول سے نکال دیتا ہے۔ اسی طرح انسانوں میں غلطیاں بھی ہوتی ہیں کوتاہیاں بھی ہوتی ہیں کمزوریاں بھی ہوتی ہیں لیکن مومن کا کام ہے کہ ان کو دور کرنے کی کوشش کرے اور وہ جنس جسے اللہ تعالیٰ نے مقدس بنایا ہے اسے بازار میں بکنے والی جنس نہ بنا دے۔ پس میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ ایسے جھگڑے نہایت سنجیدگی کے ساتھ سلجھانے کی کوشش کرنی چاہیئے اور میں قاضیوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ انہیں ایسے معاملات میں نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ میں قاضیوں کو ہدایت کرتا ہوں کہ ایسے معاملات میں وہ کسی فریق کے وکیل کو قریب بھی نہ آنے دیں۔ اور وہ بجائے قاضی کے باپ بننے کی کوشش کریں اور لڑکے کو اپنا بیٹا سمجھیں اور لڑکی کو اپنی بیٹی سمجھیں۔ جس طرح باپ اپنے بچوں کو سمجھاتا ہے اسی رنگ میں ان کو سمجھائیں اور شریعت کے مسائل انہیں بتائیں اور انہیں طلاق اور خلع کے نقصانات بتائیں کہ اس کے عام ہونے سے قوم کے اخلاق گر جاتے ہیں۔ جن کی اولاد موجود ہوگی جب وہ بڑے ہوں گے تو ان پر کیا اثر پڑے گا کہ ہمارے ماں باپ نے معمولی سی بات پر جدائی اختیار کر لی تھی۔ اور وہ اپنے ماں باپ سے کونسا نیک نمونہ حاصل کریں گے۔ اور ایسی اولاد کیسے ترقی حاصل کر سکتی ہے۔

پس یہ چیزیں اخلاق کو سنوارنے والی نہیں بلکہ اخلاق کو بگاڑنے والی ہیں جماعت کو ان کی اہمیت سمجھنی چاہیئے کیونکہ میرے نزدیک یہ اہم امور سے بھی بالا چیز ہے۔ جب بھی قاضی کے پاس کوئی ایسا معاملہ پیش ہو اس کا دل کانپ جانا چاہیئے کہ کہیں میں کوئی ایسا فیصلہ نہ کر دوں جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہو اور اسے معاملہ کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے فیصلہ کرنا چاہیئے اور یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ جب کوئی ایسا جھگڑا ہو جائے تو نہ مرد کے ماں باپ اور نہ عورت کے ماں باپ اس میں دخل دینے کی کوشش کریں اور وہ قاضی پر پورا اعتماد رکھیں۔ اگر انہیں فیصلہ میں کوئی سقم معلوم ہو تو وہ ہمیں لکھیں پھر ہم دیکھیں گے کہ اس فیصلہ میں واقعہ میں کوئی سقم موجود ہے یا نہیں۔"

(الفضل ۲۵ جولائی ۱۹۲۶ء)

(مرسلہ مکرم فیروز الدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

(بقیہ صفحہ ۴)

پاس ہی تھیں وہ میری بات سنکر بولیں تو کون ہوتا ہے رسول کریم اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر کے معاملات میں دخل دینے والا۔ چلو یہاں سے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم یہ بات سنکر ہنس پڑے اور آپؐ کا غصہ جاتا رہا اور حضرت عمرؓ کی بھی اس واقعہ کو سنانے سے یہی غرض تھی کہ کسی طرح آپؐ ہنس پڑیں اور آپؐ کی ناراضگی جاتی رہے۔

تو بعض قوموں میں یہ رواج ہے کہ وہ سمجھتی ہیں کہ عورت کا یہ حق نہیں کہ وہ مرد کے مقابلہ میں بولے۔ مگر عورت ہے کہ وہ بولے بغیر رہ نہیں سکتی۔ اسے کوئی بات کہو وہ اپنا مشورہ ضرور پیش کر دے گی کہ یوں نہیں یوں کرنا چاہیئے۔ پھر خواہ وہ تھوڑی دیر کے بعد مرد کی بات ہی مان لے مگر اپنا پہلو کچھ نہ کچھ اونچا ہی رکھنا چاہتی ہے اور مرد کے مشورہ پر اپنی طرف سے پالش ضرور کرنا چاہتی ہے۔"

(سیر روحانی جلد اوّل صفحہ ۵۳-۵۴ یا صفحہ ۴۲-۴۵)

مرسلہ: ملک مبارز الخلیل احمد صاحب مقیم ربوہ۔

قاضی اسلم صاحب

مکرم سعید احمد صاحب چھٹہ مہتمم اصلاح وارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

میں نے جب ۱۹۶۸ء میں تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ لیا تو محترم قاضی محمد اسلم صاحب (مرحوم) کو کالج کے پرنسپل کے طور پر دیکھنے کا موقعہ ملا۔ اس سے پہلے سکول و کالج میں دیکھنے میں آتا تھا کہ جب ادارہ کا سربراہ کہیں سے گذر رہا ہو تو طالب علم رستہ چھوڑ کر ادھر ادھر ہو جاتے۔ لیکن قاضی صاحب کا طالبعلموں سے تعلق کچھ مختلف تھا۔ یہ نظارہ کئی دفعہ دیکھنے میں آیا کہ قاضی صاحب گھر سے خراماں خراماں تشریف لا رہے ہیں اور آتے آتے جہاں جہاں طالبعلموں کو کھڑے پاتے ہیں ان کے پاس کھڑے ہو کر احوال دریافت فرماتے، حوصلہ افزائی فرماتے، اور طالبعلم یوں محسوس کرتے جیسے ان کا شفیق دوست ان سے آملا ہو۔

قاضی صاحب کی طالبعلموں سے یہ شفقت آخر تک قائم رہی۔ لاہور میں ان کے گھر میں آکر ملنے والوں سے خندہ پیشانی سے ملتے اور خوب سنتے اور سناتے۔ ان کے گھر کا ایک واقعہ مجھے خوب یاد ہے اور شاید کبھی نہ بھولے گا ایک دفعہ ان کے ہاں چند طالبعلم جمع تھے باتیں ہو رہی تھیں اور بات قاضی صاحب کی زندگی میں مختلف اہم عہدے سنبھالنے کی تھی کہ ایک دوست نے سادگی سے کچھ یوں کہہ دیا کہ قاضی صاحب آپ جماعت میں تھے تو اس لئے آپ کو مزید بڑی ذمہ داریوں سے محروم رہنا پڑا۔ قاضی صاحب اس کے جواب میں ذرا خاموش رہے۔ اس بات کی نزاکت کو بھانپ گئے اور پھر ایک فقرہ میں مسکراہٹ کے ساتھ اور اپنے مخصوص دھیمے لہجے میں بولے

"اس سے زیادہ تو یہ بھی ممکن ہے کہ اگر جماعت میں نہ ہوتا تو یہاں تک بھی نہ پہنچا ہوتا"

ایک دوسری دفعہ قاضی صاحب کی خدمت میں یہ درخواست کرنے کیلئے حاضر ہوئے کہ کسی روز ہمارے اجلاس میں یونیورسٹی تشریف لا کر کچھ فرمائیں تو آپ نے ایک نئی طرز پر کام کرنے کیلئے نصیحت فرمائی کہ بہتر ہوگا کہ کچھ سننے سنانے میں دوسروں کو بھی شامل کر لیا کریں تا ایک دوسرے کے بارے میں کچھ معلوم ہو سکے اسطرح سمجھنے سمجھانے میں آسانیاں پیدا ہوں گی۔

چنانچہ ماہ رمضان کے ان دنوں میں ہم نے پہلے کافی ہاؤس میں ایک افطاری کا پروگرام بنایا جس میں نصف تعداد غیر از جماعت طالبعلموں کی تھی اور اس نشست میں محترم پروفیسر محمد اسلم صاحب شعبہ تاریخ نے "مختلف علوم و فنون میں مسلمانوں کے کارہائے نمایاں" پر معلوماتی لیکچر دیا محفل خوب جمی۔ ہماری مجلس خدام الاحمدیہ کے قائد صاحب کو یہ نشست پسند آئی اور ہمیں ایک مزید نشست کے لئے وائی ایم سی اے ہال میں انتظام کرنے کا حکم ہوا۔ یہ اجلاس بھی کامیاب رہا ہر دو اجلاسات کی صدارت محترم قاضی صاحب نے فرمائی مہمانوں کے ساتھ خوب گھل مل کر باتیں کیں اچھے تعلقات قائم ہوئے اور ہمیں اصلاح کیلئے کارآمد نصیحتیں فرمائیں۔

۱۹۷۳ء کے جلسہ سالانہ کی بات ہے کہ پنجاب یونیورسٹی سے چند غیر از جماعت طالبعلم جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ آئے ان کو کالج میں ٹھہرایا گیا۔ جماعت کی بزرگ ہستیوں سے ملاقات کا سلسلہ بھی جاری تھا محترم قاضی صاحب کا قیام تو ساتھ ہی پرنسپل صاحب کی کوٹھی میں تھا۔ قاضی صاحب سے بھی ملے اور باتوں باتوں میں ایک طالبعلم دوست نے پوچھا حضرت امام جماعت احمدیہ بھی تو آپ کی کلاس کے ایک طالبعلم رہے ہیں ان کے طالبعلمی کے دور کی کوئی بات آپ کو یاد ہو تو سنائیں۔ قاضی صاحب فرمانے لگے

"ایک بات یاد ہے۔ ایک دفعہ کلاس سے باہر اتفاق سے ملے تو میں نے پوچھ لیا سناؤ میاں (یعنی حضور ایدہ اللہ) کلاس میں جو پڑھاتا ہوں کچھ پلے بھی پڑتا ہے تو اس کے جواب میں بولے قاضی صاحب آپ کے لیکچر کی ایک بات مجھے بہت پسند آئی وہ بات کچھ یوں تھی کہ ایک استاد نے اپنے طالبعلموں کو لکھ کر لانے کے لئے کام دیا دوسرے دن ایک طالبعلم نے آکر کہا سر آپ نے جو کام لکھنے کیلئے دیا ہے اس کام پر کتب تو اس زبان میں موجود نہیں جو جو ہمیں آتی ہے استاد نے کہا جاؤ پہلے وہ زبان سیکھو پھر کام کر کے لا کر دکھاؤ تو معلوم ہوتا ہے کہ حضور کی طبیعت میں مشکل ترین کا سرانجام دے کر آگے بڑھنے کی ہمت ابتدا سے پائی جاتی ہے تبھی وہ لیکچر میں ایسی مثالوں کو پسند کرتے تھے"

قاضی صاحب نے تعلیمی میدان میں ایک بھرپور زندگی گذاری جس کے اثرات جگہ جگہ نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو ہر آن بڑھاتا چلا جائے (آمین)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائیکل سفر برائے شمولیت مرکزی سالانہ اجتماع

میں نے امسال اجتماع انصار اللہ پر بہ توفیق ایزدی لیہ سے ربوہ تک سائیکل پر سفر کر کے شمولیت کی۔ کل سفر قریباً ۱۷۰ میل تھا۔ دورانِ سفر دو راتیں احمدی بھائیوں کے ہاں قیام کیا ایک رات ایک شریف النفس مخیر اور مہمان نواز غیر از جماعت دوست مکرم سید غلام حسین صاحب آف تقی آباد کے ہاں قیام کیا ان کا ڈیرہ بھوانہ سے دس بارہ میل پہلے آتا ہے۔ بفضل اللہ تعالیٰ باسٹھ سال سے تجاوز کر چکا ہوں۔ الحمدللہ صحت اچھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چاہا اور توفیق ملی تو انشاء اللہ آئندہ بھی اجتماع کے موقعہ پر سائیکل پر ربوہ آنے کا بہت شوق ہے۔ متعدد دوستوں سے ملنے کا موقع ملا کبھی کسی کے دریافت کرنے پر کہاں سے آرہے ہو کہاں جاؤ گے۔ انہیں بتایا گیا کہ لیہ سے ربوہ جا رہا ہوں میرے بڑھاپے اور طویل سفر کے متعلق حیرت کا اظہار کیا جاتا۔ بلکہ بہت حد تک ہمدردی کا بھی اظہار ہوتا۔ پورے سفر میں خاکسار نے کسی کی زبان سے ناگوار لفظ نہیں سنا۔ جھنگ شہر کے باہر برلب سڑک ایک قدیمی مسجد احمدیہ ہے جس کی دیوار پر جلی حروف میں "وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا نام اُس کا ہے محمد دلبر مرا یہی ہے" لکھا ہوا ہے۔ یہاں پہنچ کر خاکسار کو شدید پیاس لگی تھی مسجد سے ملحق ایک مکان جس کے متعلق میرا خیال تھا کہ کسی احمدی بھائی کا گھر ہوگا خاکسار نے پانی طلب کیا صاحب خانہ نے خاکسار کو بیٹھک میں بٹھایا اور میرے سفر کے بارے میں دریافت کیا جب خاکسار نے انہیں بتایا کہ بندہ سائیکل پر ربوہ جا رہا ہے تو بہت حیران ہوئے اور خوشی کا بھی اظہار فرمایا یہ دوست غیر از جماعت ایک زرگر ہیں۔ اور ان کا مکان احمدیہ مسجد سے مشرق میں مسجد سے ملحق ہے پون گھنٹہ تک ان سے نہایت خوشگوار ماحول میں تبادلہ خیالات ہوتا رہا انہوں نے نہ صرف پانی پلایا بلکہ چائے بھی پلائی اور کھانے کی بھی پُر زور پیشکش فرمائی۔ اسوقت وہ اس قدر متاثر تھے جو بیان سے باہر ہے خاکسار نے انہیں جلسہ سالانہ پر آنے کی دعوت دی جو انہوں نے بخوشی قبول فرمائی اور مجھ سے بار بار واپسی پر آنے کا وعدہ لیا۔ مجھے کامل اُمید ہے کہ یہ دوست انشاء اللہ جلسہ سالانہ پر ضرور تشریف لائیں گے۔

دوسری جگہ ایک غیر از جماعت معزز رئیس سید غلام حسین صاحب کے ڈیرے پر رات کو قیام کرنے کا اتفاق ہوا یہ بزرگ عمر رسیدہ ہیں باوقار شخصیت کے مالک ہیں عشاء کے وقت ناچیز بلا تکلف ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور رات بسر کرنے کی درخواست کی۔ سید صاحب موصوف کے دریافت فرمانے پر جب خاکسار نے بتایا کہ ربوہ جا رہا ہوں بہت تکریم سے پیش آئے۔ اور نہایت اچھا کھانا کھلایا شاندار بستر دیا اور صبح کو نہایت عمدہ ناشتہ دیا۔ ربوہ آکر خاکسار نے ان کی خدمت میں شکریہ کا خط تحریر کیا۔ راستے میں سائیکل خراب ہو گیا کم و بیش خاکسار کو بیس بائیس میل پیدل بھی چلنا پڑا۔ تقی آباد پہنچنے سے قبل بھی ایک راہ گیر کے ساتھ پیدل چلتے ہوئے ملاقات ہوئی انہوں نے بھی جلسہ سالانہ پر ربوہ آنے کا وعدہ کیا۔ الحمدللہ سفر کے دوران ذکر الٰہی اور دعائیں کرنے کا خوب موقع ملا ناچیز ۲۲ اکتوبر کی شام کو ربوہ پہنچا تھا بفضلِ اللہ تعالیٰ خدام احمدیہ کے اجتماع کی ساری کارروائی سے بھی خاکسار نے استفادہ کیا اور اس کے بعد انصار اللہ کے اجتماع سے بھی خوب فائدہ اٹھایا۔

دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آئندہ سال بھی خاکسار کو سائیکل پر اجتماع میں شمولیت کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔ (مرسلہ دفتر انصار اللہ مرکزیہ) شیخ انوار احمد سامانوی، لیہ ضلع مظفر گڑھ)

اعلانِ نکاح

میرے بھائی جان مکرم وسیم احمد سیٹھی صاحب ابن مکرم بشیر احمد سیٹھی صاحب مقیم نارورسٹیڈ (ہمبرگ مغربی جرمنی) کا نکاح محترمہ راشدہ ناہید صاحبہ دختر مکرم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب آف دھرم کوٹ بگہ حال مشین محلہ نمبر ۲ جہلم سے مبلغ پچیس ہزار روپیہ ۲۵۰۰۰/- حق مہر پر مکرم حمید اللہ خان صاحب مربی سلسلہ مقیم جہلم نے مورخہ ۲۶ فروری ۸۲ء بعد از نماز جمعہ مسجد احمدیہ جہلم میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے دینی و دنیاوی برکاتِ حسنہ کا موجب بنائے اور اس رشتہ کو ہمارے خاندان کے لئے احمدیت کی ترقی کا پیش خیمہ ثابت کرے آمین۔ (ندیم احمد سیٹھی پرنس میوزک اینڈ کیسٹ کارنر مین بازار جہلم)

مرکزی امتحانات

اطفال الاحمدیہ کے مرکزی امتحانات ۷ر مئی کو منعقد ہو رہے ہیں قائدین و ناظمین اطفال ابھی سے نصاب کے مطابق تیاری شروع کروا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

سیکرٹری تعلیم۔ (مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

دُعائے مغفرت

خاکسار کی اہلیہ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ والدہ حافظ محمد صدیق راشد مبلغ سلسلہ مقیم کینیا (مشرقی افریقہ) مورخہ ۲۵ر فروری ۱۹۸۲ء بروز جمعرات چار بجے بوقت عصر فالج گرنے کی وجہ سے وفات پا گئیں۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ دینی کاموں میں خندہ پیشانی سے حصہ لیتی رہیں دعاگو اور محلہ کی مستورات میں ہر دلعزیز تھیں۔ نمازیں باقاعدہ ادا کرتی تھیں چندہ جات (لازمی اور طوعی) میں باقاعدہ حصہ لیتی رہیں۔ محترم صوفی غلام محمد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ مقبرہ بہشتی میں دفن ہوئی۔ مرحومہ کے دو بیٹے قریشی محمد عظیم اور حافظ محمد صدیق راشد بیرون ملک ہیں۔ تین بیٹے اور دو بیٹیاں وفات کے وقت ربوہ میں حاضر تھے۔

احباب جماعت سے دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور مقام قرب سے نوازے اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے اور اُن کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔ (محمد شفیع قریشی۔ الکیمسٹس گول بازار ربوہ)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

- کہ کوئی طفل ایسا نہ ہو جو قرآن کریم ناظرہ نہ جانتا ہو۔
- اور اپنی عمر کے لحاظ سے کسی سکول میں داخل ہو کر مادی تعلیم حاصل نہ کر رہا ہو۔

تمام ناظمین جائزہ فرمائیں کہ کوئی طفل ایسا نہ ہو جو مذکورہ بالا ارشاد پر عمل نہ کر رہا ہو جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ شہر گجرات کا یہ خصوصی اجلاس مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف خان صاحب کے اکلوتے ہونہار فرزند عزیز احمد مرحوم کی کار کے حادثہ میں وفات حسرت آیات پر نہایت درجہ گہرے رنج و الم کا اظہار کرتا ہے۔ عزیز مرحوم کی ایک باعزت اور باحوصلہ نوجوان تھا۔ اکلوتا فرزند ہونے کے باوجود شرم و حیا کا پتلا تھا۔ ہر ایک سے پیار۔ ادب اور محبت سے ہم کلام ہوتا۔ غریب پروری اُس کا شیوہ تھی۔ مسجد احمدیہ چوکنا نوالی کی تعمیر اور آرائش میں جس ذوق اور لگن کا مظاہرہ کیا وہ اپنی مثال آپ تھی جماعتی ضروریات کے لئے جب بھی تحریک کی گئی ہمیشہ ہی بڑے ذوق سے اُس میں حصہ لیا۔ عین عالم شباب میں ماں باپ اور بہنوں کو داغ مفارقت دیکر یہ اپنے مولا حقیقی کو پیارا ہو گیا۔ وہ گھر جس میں اُس کے باعث ہر لحظہ فرحت و انبساط کی فضا تھی۔ اب ویرانہ دکھائی دیتا ہے مرحوم کی بلند حوصلہ اور صبر و رضا کی پیکر ماں، جس نے اپنے مولا کی رضا کو اپنی رضا سمجھا مستورات کے لئے ایک نمونہ ہے جس کی دنیا اس کے سامنے ہسپتال میں اندھیر ہو گئی دوسروں کے آرام کو اولیت دیتی رہی اور اُف تک بھی نہ کی۔

ہمارے مولا حقیقی کی ہر بات۔ ہر فعل ہی درست ہے اور اپنی حکمتوں کا وہی راز دان ہے خدا تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور مرحوم کے ماں باپ اور بہنوں کا خود حامی و ناصر ہو اور اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی غیب سے طاقت مزید عطا فرمائے آمین۔

ہم ہیں

(ممبران جماعت احمدیہ ضلع گجرات)

شکریہ احباب

والد محترم خان صالح احمد خان صاحب ۲۷ر نومبر ۸۱ء کو اچانک حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اس عظیم صدمہ کے موقع پر احباب جماعت نے ہمارے غریب خانہ پر تشریف لا کر اور خطوط کے ذریعہ بھی ہم سے تعزیت کا اظہار فرمایا۔ اسی طرح ہمارے تایا جان جناب ناصر الدین خان صاحب (ریٹائرڈ ریلوے آفیسر) ۱۳/۱۴ محمد نگر لاہور اور ہماری پھوپھی محترمہ طاہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالقادر صاحب ۱۱۵/۸ پیپلز کالونی فیصل آباد سے بھی دلی خلوص اور ہمدردانہ جذبات کا اظہار فرمایا ہم ان سب کرم فرماؤں کے شکر گذار ہیں اور دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے پاس سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ ہم فرداً فرداً خطوط کا جواب دینے سے قاصر ہیں اس لئے الفضل میں یہ نوٹ شائع کروایا جا رہا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والد صاحب مرحوم کو اپنی رضا کی جنتوں میں بلند مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات کو بلند کرے۔ آمین۔ (طارق احمد ایڈووکیٹ برف خانہ۔ جھنگ بازار۔ فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دورہ عنایت پور بھٹیاں

۱۲ فروری ۱۹۸۲ء کو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ دورہ پر عنایت پور بھٹیاں ضلع جھنگ تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ محترم نصیر احمد صاحب قمر اور ملک نعیم احمد صاحب بھٹی مرکز سے تشریف لائے ہوئے تھے اس موقعہ پر محترم میاں محمود احمد صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ممتاز شاہد مربی سلسلہ ضلع جھنگ۔ مکرم شمیم احمد صاحب پرویز قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع جھنگ اور دیگر بعض عہدیدار بھی موجود تھے۔ مکرم مولوی محمد اشرف صاحب ممتاز نے نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے کتب حضرت اقدس کے مطالعہ کی طرف توجہ دلائی اور اس روحانی خزانہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی تلقین فرمائی۔

نماز جمعہ کے بعد ایک تربیتی اجلاس کا انعقاد ہوا جس میں تلاوت قرآن کریم۔ نظم خوانی اور عہد دوہرانے کے بعد مکرم مولوی نصیر احمد صاحب قمر نے كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيرَةً بِإِذْنِ اللّٰهِ ..... الخ سے استدلال کرتے ہوئے بتایا کہ اگر دوست پوری طرح کوشش کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ جماعت باوجود تعداد میں چھوٹی ہونے کے ترقی نہ کرے۔ محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے "اصلاح معاشرہ اور ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر احباب سے خطاب فرمایا۔

اجلاس کے دوران لجنہ اماء اللہ کی طرف سے حضور ایدہ اللہ کے دورہ ۱۹۷۸ء اور کسر صلیب کانفرنس کی فلم دکھائی گئی۔ اجلاس کے بعد وہی فلم مردوں میں دکھائی گئی۔ اس موقع پر بعض غیر از جماعت دوست بھی موجود تھے۔ اجلاس دعا پر اختتام پذیر ہوا جو محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے کرائی۔

(قریشی داؤد احمد شاہد مربی سلسلہ مقیم عنایت پور بھٹیاں)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء

تمام ناظمین اضلاع و زعماء مجالس کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سال ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء کی سہ ماہی اوّل کا امتحان ۲۳ امان / مارچ کو درج ذیل نصاب کے مطابق منعقد ہوگا۔ زعماء سے درخواست ہے کہ نصاب کے مطابق زیادہ سے زیادہ انصار کو امتحان کے لئے تیار کریں۔

۱۔ ترجمہ قرآن پارہ ۲۲ ربع سوم (زعماء سابقہ اعلان کی تصحیح کر لیں کہ ۲۲ ویں پارہ کا ربع اوّل نہیں بلکہ ربع سوم شامل نصاب ہے)۔

۲۔ اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱ تا ص۶۸۔

۳۔ چالیس جواہر پارے مصنفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص۱ سے حدیث ۱۰ تک کا مطلب و تشریح

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی خوشدامن صاحبہ اہلیہ محترم میجر عارف زمان صاحب سابق ناظر امور عامہ بعارضہ قلب امریکہ میں ۱۸ جنوری کو آپریشن کے بعد وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

امریکہ سے مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا اور ۲۷ جنوری کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بوجہ موصیہ ہونے کے مرحومہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ مرحومہ نے پسماندگان میں اپنے خاوند کے علاوہ ۴ لڑکے اور ۴ لڑکیاں چھوڑے ہیں ایک بچے اور بچی کے علاوہ تمام بچے شادی شدہ ہیں۔ مرحومہ نے اپنی تمام عمر عسر و یسر میں صبر و شکر سے بسر کی۔ مرحومہ پابند صوم و صلوٰۃ ہونے کے علاوہ حد درجہ مہمان نواز متواضع شعار اور نہایت متوکل خاتون واقع ہوئی تھیں۔ جلسہ سالانہ کے ایام میں بیرونی ممالک سے آنے والی خواتین مہمانوں کے لئے ترجمانی کے فرائض سرانجام دیتی تھیں اور حسب استطاعت بعض مہمان خواتین کو اپنے گھر پر بلا کر ان کی خاطر مدارت بھی کرتی تھیں۔ عاجز مرحومہ کی بلندی درجات اور مغفرت کے لئے افراد خاندان حضرت اقدس اور تمام جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ نیز یہ بھی دعا کریں کہ مولا کریم تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ (حافظ محمد صدیق مبلغ کینیا مشرقی افریقہ)

درخواست ہائے دعا

• بزرگان سلسلہ اور جملہ احباب جماعت کی دعاؤں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم ملک اعجاز احمد صاحب دارالنصر غربی ربوہ (مینیجر مسلم کمرشل بینک احمد نگر) کی صحت بتدریج بہتر ہو رہی ہے۔ تاہم کمزوری بہت ہے۔ احباب جماعت سے موصوف کی کامل صحتیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالشکور۔ دارالنصر غربی ربوہ)

● مکرم چوہدری محمد اسحاق صاحب صدر جماعت احمدیہ حلقہ پرانی انارکلی لاہور نے اپنے پوتے عزیز عثمان احمد کی پیدائش کی خوشی میں مبلغ یکصد روپیہ مساجد فنڈ بھجوائے۔ قارئین کرام سے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ نومولود مکرم چوہدری کرم دین صاحب آف بھینی بانگر ضلع گوجرانوالہ کا پڑپوتا اور مکرم چوہدری فضل قادر صاحب اٹھوال محلہ دارالرحمت وسطی کا نواسہ ہے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

● خاکسار ایک عرصہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ دو مرتبہ ہارٹ اٹیک ہو چکا ہے۔ اس وجہ سے طبیعت بہت کمزور ہو گئی ہے جملہ افراد خاندان حضرت اقدس اور تمام احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (حکیم ظفر احمد فاروقی سنوری نہال سنگھ سٹریٹ۔ کوئٹہ)

● میرے شوہر ملک مبارک احمد صاحب جو ان دنوں مغربی جرمنی میں مقیم ہیں بعض مشکلات کی وجہ سے بہت پریشان ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے یہ تمام پریشانیاں اور رکاوٹیں یکسر دور فرمائے (آمین) (شمیم ملک ۱۳۰۔ ڈی۔ انگوری سکیم لاہور)

● میری لڑکی عزیزہ راشدہ پروین کوثر کو جو اعصابی کمزوری و سر میں چوٹ لگ جانے کی وجہ سے کراچی میں بیمار ہے اسے اب پہلے کی نسبت کافی آرام ہے۔ دماغی کمزوری ہے۔ سر میں چوٹ والی جگہ پر کبھی کبھی شدید درد ہوتا ہے۔ تمام احباب جماعت سے اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے (چوہدری مقبول احمد بھٹی۔ الطاہر۔ باب الابواب ربوہ)

○ خاکسار عرصہ سے جائیداد کے ایک مقدمہ کی وجہ سے پریشان ہے۔ اور طبیعت بھی ناساز رہتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور پریشانیوں سے نجات بخشے آمین (مظفر احمد بھٹی رحمت بازار ربوہ)

● میرے نانا جان مکرم مولوی محمد اعظم صاحب بوٹالوی قادیانی۔ لاہور ہسپتال میں سخت لاچار ہیں آپریشن کامیاب ہو گیا ہے۔ بعد میں گلوکوز کی بوتلیں دی جا رہی ہیں۔ وقتی طور پر افاقہ ہو کر اچانک حالت خراب ہو جاتی ہے اور گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد حالت قابو میں آتی ہے۔ ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ نیز میرے والد محترم ایک سرکاری کام کے لئے یورپ روانہ ہوئے ہیں انہوں نے درخواست کی ہے کہ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے پیارے پاک وطن کی کامیابی کی راہیں کھول دے۔ آمین! (راجہ نعمان خان۔ لاہور)

● میری بہو نصرت جہاں بنت منشی بشیر احمد صاحب چند ماہ سے مختلف عوارض میں مبتلا ہے احباب سے درخواست ہے کہ اس کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(مجیداں بیگم۔ قیام پور ورکاں۔ ضلع گوجرانوالہ)

● میں دل کی کسی بیماری کی وجہ سے بیمار ہوں اور MH راولپنڈی (AFIC) میں بحیثیت آؤٹ ڈور مریض زیر علاج ہوں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے کامل و عاجل صحت فرمائے آمین (رسالدار پینشنر محمد اکبر ابن محمد یوسف درویش رتوچھ ضلع جہلم)

● عزیزم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب (آف چک جمال) دل کے عارضہ سے بیمار ہیں اور راولپنڈی سی ایم ایچ میں زیر علاج ہیں احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ عزیز کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو کامل صحت عطا فرمائے۔ (سیف علی دارالعلوم شرقی ربوہ)

قائدین اور منتظمین اطفال متوجہ ہوں

شعبہ خدمت خلق کے تحت کامیاب ہونے والے طلباء سے ان کی کتب جمع کر کے مستحق طلباء میں تقسیم کی جائیں اور اس بات کا خیال رکھا جائے کہ کوئی طفل اس وجہ سے تعلیم سے محروم نہ رہے کہ اس کے پاس کتابیں نہیں ہیں۔ اس غرض کے لئے بک بینک قائم کر کے ہفتہ وصولی کتب منائیں اور اطفال سے کتب جمع کریں۔ (سیکرٹری خدمت خلق مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

قائدین کرام! مطالبات تحریک جدید میں سے ایک مطالبہ اپنے ہاتھ سے خود کام کرنا ہے۔

مہتمم تحریک جدید
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاپان میں پہلا دلچسپ سائیکل سفر

پیارے امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اس مبارک خواہش کی تکمیل میں کہ خدام زیادہ سے زیادہ سائیکل چلانے کی مشق کریں۔ مجلس خدام الاحمدیہ ٹوکیو نے ایک دلچسپ سائیکل سفر کا پروگرام بنانے کی توفیق پائی۔ محترم عطاء المجیب صاحب راشد نائب صدر خدام الاحمدیہ جاپان کی زیر ہدایت ترتیب دیا جانے والا یہ سائیکل سفر ۲ صلح (جنوری ۱۹۸۲ء) کو عمل میں آیا۔ جس میں دو مشہور دریاؤں کی سیر کے علاوہ ایک بڑے پارک (MIZUMOTO) میں سائیکل کے دلچسپ انعامی مقابلے بھی ہوئے۔ خدام نے جوش و خروش اور نظم و ضبط سے ان میں حصہ لیا۔ تقریباً ۵۰ کلومیٹر کے اس سفر میں صفاتِ الٰہی کے مطالعہ کے علاوہ جاپانی ماحول اور تہذیب کو بھی سمجھنے کا موقع ملا۔ اس سفر میں جاپان میں موجود دونوں مبلغین سلسلہ اور قائد مجلس ٹوکیو نے بھی شرکت کی۔ راستہ میں اذان کے بعد نماز ظہر و عصر کی ادائیگی محترم امیر صاحب کی اقتداء میں ہوئی نیز گاہے بگاہے خدام عارفانہ نعروں سے سفر میں مزید جوش و خروش پیدا کرتے رہے۔ صبح ۸ بجے شروع ہونے والا یہ سائیکل سفر شام ۵ بجے مشن ہاؤس پہنچ کر ختم ہوا۔

اسی شام خدام الاحمدیہ کے ایک اجلاس میں محترم امیر صاحب نے انعامات تقسیم فرمائے اور خدام الاحمدیہ کی اس کوشش کی تعریف کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سائیکل سفر جو جاپان میں اپنی نوعیت کا پہلا سفر تھا۔ بہت کامیاب رہا۔

قارئین سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو مقبول کرے اور اسے اس مجلس کی آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنا دے آمین!

(شاہد رضوان خان
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ٹوکیو)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

ایک ضروری اطلاع

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ میں ادائیگیوں کا آٹھواں مرحلہ ۲۸ فروری ۱۹۸۲ء کو ختم ہو رہا تھا لیکن جماعتوں کی درخواست پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم یہ اجازت فرما دی ہے کہ جن مخلصین کی طرف سے ۱۰ مارچ ۱۹۸۲ء تک رقوم مرکز کو پہنچ جائیں گی وہ آٹھویں مرحلہ میں ہی شمار ہونگی۔ جماعتیں اس سے فائدہ اٹھائیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

دعائے مغفرت

خاکسار کے عم زاد بھائی چوہدری عبد الغنی صاحب ہمایوں آف لاہور کینٹ ایک لمبے عرصہ سے صاحب فراش رہنے کے بعد ۳/۳/۸۲ بروز بدھ بوقت گیارہ بجے دن بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ مرحوم کے پس ماندگان میں ایک سوگوار بیوہ تین لڑکے اور ایک بچی ہے۔ احباب کرام مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ (عنایت اللہ دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

انشاء اللہ تعالیٰ

حضرت حکیم نظام جان کے فرزند اور جانشین

حکیم عبد الحمید صاحب اعوان

مشہور دواخانہ

چوک قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

میں ۱۵ اور ۱۶ مارچ ۱۹۸۲ء کو مطب میں حاضر ہوں گے

مینیجر: مشہور دواخانہ چوک قلعہ کالروالہ ضلع سیالکوٹ

برائے فوری فروخت

(۱) ایک کنال ۷ مرلہ مکان دار النصر شرقی
(۲) مکان ایک کنال دار العلوم غربی
(۳) ایک کنال مکان دار الرحمان کالونی
(۴) ۱۰ مرلہ پلاٹ دار الرحمان
(۵) ۲ کنال پلاٹ دار الصدر
(۶) مکان مشتمل بر ۲ کمرے اٹیچڈ باتھ روم۔ برآمدہ کچن۔ سٹور۔ سوئی گیس رہن پر دینا مقصود ہے

مسائل و وسائل کا سنگم املاک کنسرن

ریلوے روڈ۔ ربوہ

بقیہ: نائیجیریا

تکمیل کی اطلاع موصول ہوگی جماعت اس کے لئے قرآن مجید کے مزید نسخے مہیا کر دے گی اس پر جنرل منیجر صاحب نے انتظامیہ کی طرف سے مکرر شکریہ پیش کیا اور دعا کی کہ خدا تعالیٰ اس عظیم نیکی پر جماعت کو بہترین اجر عطا فرمائے آمین!

(بتوسط وکالت تبشیر)

کیا آپ ؟

— چندہ عام
— حصہ آمد
— چندہ جلسہ سالانہ

ادا فرما چکے ہیں؟

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

مکرم چوہدری سردار محمد صاحب درویش قادیان وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

محترم امیر صاحب مقامی قادیان نے بذریعہ تار اور بعد میں بذریعہ خط اطلاع دی ہے کہ مکرم سردار محمد صاحب درویش ۹ اور ۱۰ فروری ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

محترم چوہدری سردار محمد صاحب ابن چوہدری محمد عبد اللہ صاحب موضع و تجواں ضلع گورداسپور کے رہنے والے زمیندار تھے انہوں نے کسی وقت کپڑے کی دھلائی کا کام سیکھا تھا۔ درویشی دور میں خود کفیل ہونے کیلئے انہوں نے یہی کام شروع کر دیا اور ایک لمبا عرصہ کپڑوں کی دھلائی کا کام کرتے رہے جس کی بناء پر عوام میں یہ سردار محمد دھوبی کے نام سے معروف ہو گئے۔

یہ بڑے ہنس مکھ اور بامذاق درویش تھے سب درویش ان کی خوش مزاجی سے محظوظ ہوتے سلسلہ کی طرف سے جو کام ان کے سپرد کیا جاتا بڑی خوش دلی اور اطاعت گذاری سے انجام دیتے۔ اپنے عزیز و اقارب سے باقاعدہ رابطہ اور تعلق رکھا ہوا تھا اور وقتاً فوقتاً پاسپورٹ اور ویزا پر اپنے رشتہ داروں کو یہاں پاکستان میں آکر ملتے رہے۔ کئی سال ہوئے کہ انہیں دماغی عارضہ لاحق ہو گیا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور جلد شفایاب ہو گئے۔ چند سالوں سے ان کے بڑھاپے کی وجہ سے صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ان کا وظیفہ مقرر کر دیا تھا۔

سارے درویشی دور میں کبھی کسی کے خلاف کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں کی زندہ دلی اور خوش طبعی سے وقت گذارا بوقت وفات عمر ۷۴ سال تھی۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین: (ناظر خدمت درویشاں)

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

الحمراء سٹیٹس

فون ۳۸۵۲

۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

جدید ٹیکنیک کے مطابق ہر قسم کی سینٹری فٹنگ اور مرمت موٹر پمپ کیلئے ہمیں یاد فرمائیں

AL-ANAS BROTHERS

المحمود اقصیٰ روڈ۔ ربوہ

جس نے دیکھا اسی نے چاہا کہ میرے گھر کی زینت بنے؟